علامہ محمد اسحٰق بھٹیؒ

اطہر نقوی

موت اک زندہ حقیقت ہے جہاں میں لکھے — زندگانی کو فسوں اور فسانہ کہیے
یہی ہوتا ہے سدا کار گہہ ہستی میں — موت کیا ہے اسے بس ایک بہانہ کہیے
اٹھ گئی آج زمانے سے وہ اک ذات عظیم — کہ جسے دانش و بینش کا خزانہ کہیے
زندگی جس کی جلالت سے ضیاء پاتی تھی — ہو گیا موت کا وہ آج نشانہ کہیے
سو گیا موت کی آغوش میں وہ مرد جلیل — علم و دانش کا ہوا دفن خزانہ کہیے
پیکر علم و شہنشاہ قلم تھا بھٹی — لوح دانش کا اسے نقش یگانہ کہیے
وہ مؤرخ کہ تھا اسلاف کا تاریخ نگار — اس کو تحقیق و تجسس کا دوانہ کہیے
عبقری عصر تھا وہ صاحب قرطاس و قلم — اس مؤرخ کو نہ کیوں فخر زمانہ کہیے
وہ کہ دریائے معارف تھا فلک رفعت تھا — بحر معنی کا نہ تھا کوئی گرانہ کہیے

ساتھ اس کے گئی سب علم و قلم کی دولت
ایسا نقصان ہے یہ جس کو دوگانہ کہیے